مستعمل پانی سے وضو کرکے نماز پڑھی لی ہو تو کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13420

تاریخ اجراء: 21 ذی الحجۃ الحرام 1445ھ / 28 جون 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کو نماز کی ادائیگی کے بعد معلوم ہوا کہ اُس نے تو مستعمل پانی سے وضو کر کے نماز ادا کی ہے، تو کیا اس صورت میں زید کو وہ نماز دوبارہ سے ادا کرنا ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں زید نے مستعمل پانی سے وضو کر کے جو فرض وواجب نمازیں پڑھیں ان کا اعادہ کرے، کیونکہ مستعمل پانی سے وضو اور غسل نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ یہ پانی پاک ہوتا ہے لیکن نجاستِ حکمیہ کو پاک کرنے والا نہیں ہوتا، لہذا پوچھی گئی صورت میں مستعمل پانی سے وضو کرنے کے سبب چونکہ زید کو طہارت حاصل ہی نہیں ہوئی تھی، اور طہارت نماز کی بنیادی شرط ہے اس کے بغیر اصلاً ہی نماز ادا نہیں ہوتی۔

مستعمل پانی نجاستِ حکمیہ کو پاک کرنے والا نہیں۔ جیسا کہ فتاوی عالمگیری، محیطِ برہانی وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: "والنظم للاول" **اتفق أصحابنا رحمهم الله أن الماء المستعمل ليس بطهور حتى لا يجوز التوضؤ به** واختلفوا في طهارته قال محمد رحمه الله: هو طاهر وهو رواية عن أبي حنيفة رحمه الله وعليه الفتوى۔ كذا في المحيط۔" یعنی ہمارے اصحاب علیہم الرحمہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مستعمل پانی نجاستِ حکمی کو پاک نہیں کرتا، یہاں تک کہ اس پانی سے وضو کرنا، جائز نہیں۔ البتہ فقہائے کرام اس پانی کی پاکی میں اختلاف رکھتے ہیں۔ امام محمد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ وہ پاک ہے اور یہی روایت امام اعظم علیہ الرحمہ سے بھی مروی ہے اور اسی پر فتوی ہے، جیسا کہ محیط میں مذکور ہے۔ (فتاوی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 22، مطبوعہ پشاور)

فتاوی رضویہ میں ہے: "ماء مستعمل طاہر ہے، مطہر نہیں، اُس سے وضو نہ ہوگا۔" (فتاوی رضویہ، ج 02، ص 122، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

طہارت نماز کی بنیادی شرط ہے، بغیر طہارت کے اصلاً نماز ادا نہیں ہوتی۔ جیسا کہ غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں ہے: ”الحدث فی الشرع مایوجب الغسل اوالوضوء۔۔۔اما **طھارۃ من الحدث قدمھا لکونھا اھم الشروط واکدھا حتی انہ لا تسقط بحال ولا یجوز الصلوۃ بدونھا اصلاً**۔“ یعنی شریعت میں حدث سے مراد وہ چیز ہے جو غسل یا وضو کو واجب کر دے۔۔۔۔بہر حال حدث سے پاکی حاصل ہونے کو ہم نے دیگر شرائط پر مقدم رکھا ہے کیونکہ یہ شرط دیگر شرائط سے اہم اور زیادہ تاکید والی ہے یہاں تک کہ یہ کسی بھی حالت میں ساقط نہیں ہوتی اور بغیر طہارت کے نماز اصلاً ہی جائز نہیں ہوتی۔ (غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی، شرائط الصلوۃ وفرائضھا، ص 14، مطبوعہ ترکی، ملتقطاً)

بہارِ شریعت میں ہے: ”نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں۔“ (بہار شریعت، ج 01، ص 282، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net